بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سکھ کا موجب ہوگا

یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے کہ شادی ہمیشہ سکون اور محبت اور پیار سے گزرے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 3/ مارچ 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتوں کے معاملات اور پھر رشتوں کے بعد عائلی مسائل یہ ایسے معاملات ہیں جو گھروں میں پریشانی اور بے چینی کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ شادیوں کے بعد عائلی مسائل صرف خاوند بیوی کے لئے مسئلہ نہیں ہوتے بلکہ دونوں طرف کے والدین کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اگر اولاد ہوگئی ہے تو اولاد میں بھی بے چینی پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور بعض اوقات اولاد اس وجہ سے دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بگڑ رہی ہوتی ہے اور ماں باپ اور خاندان کے لئے مزید پریشانیاں پیدا کرتی ہے۔ گویا پریشانیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تقریباً روزانہ میری ڈاک میں ایسے معاملات آتے ہیں یا زبانی ملاقات میں لوگ اپنے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک طرف لڑکیوں کے رشتوں کا مسئلہ ہے پڑھائی کو عذر بنا کر اصل عمر میں رشتے نہیں کئے جاتے اور جب رشتے ہو جائیں تو پھر understanding نہ ہونے کا جواز بنا کر رشتوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں اس میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بعض لڑکیوں کی یہ باتیں دیکھنے میں آئی ہیں کہ سہیلیاں غلط خیالات ان کے دلوں میں پیدا کرتی ہیں۔ پھر بعض دفعہ ماں باپ خود بھی لڑکیوں کو ایسی باتیں سکھاتے ہیں جس سے لڑکے لڑکی یا خاوند بیوی کا آپس کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے یا شکوک و شبہات ابھرنے لگتے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان سے یہاں رشتہ کروا کر آئی ہوئی لڑکیاں بھی جو مغربی ممالک میں آتی ہیں یہاں آزادی کو دیکھ کر اس رنگ میں رنگین ہو کر پھر غلط مطالبے کرنے شروع کر دیتی ہیں بلکہ بعض دفعہ گھر بسانے سے پہلے ہی یہاں پہنچ کر رشتے توڑ دیتی ہیں اور یہ صورتحال صرف لڑکیوں کا نہیں ہے بلکہ لڑکے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں بلکہ لڑکوں کی نسبت لڑکیوں سے کچھ زیادہ ہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں بھی قول سدید سے کام نہیں لیتے۔ پورے حالات ایک دوسرے کو نہیں بتائے جاتے پھر ماں باپ بعض دفعہ لڑکیوں پر زبردستی کر کے رشتے کروا دیتے ہیں کہ بعد میں ٹھیک ہو جائے گا۔ جو رشتے تعلیمی فرق اور رہن سہن کی وجہ سے مطابقت نہیں رکھ رہے ہوتے۔

بہرحال چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں ہیں۔ ایک طرف کا سسرال ہے یا دوسری طرف کا کسی پر بھی سو فیصد الزام نہیں ڈالا جا سکتا۔ بعض حالات میں لڑکے قصوروار ہوتے ہیں بعض حالات میں لڑکیاں قصوروار ہوتی ہیں۔ پھر عائلی مسائل جیسا کہ میں نے کہا بچوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ماں باپ کی علیحدگی کے بعد جس کے پاس بھی بچے رہ رہے ہوں وہ نفسیاتی اور اخلاقی اور دوسری صلاحیتوں کے لحاظ سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر میاں بیوی کے معاملات میں لڑکی کے ماں باپ کی دخل اندازی ہے۔ پھر صحیح حالات نہ بتانے کی وجہ سے شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ قول سدید سے کام نہیں لیا جاتا جو کہ انتہائی ضروری ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کے دلوں میں بعض باتیں لڑکے اور اس کے گھر والوں کے لئے ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ لڑکی کے ماں یا عزیز رشتہ دار جو ہیں لڑکی کے سامنے ہر وقت لڑکے کی تعریف کرتے رہیں گے کہ ہمارا لڑکا ایسا ہمارا لڑکا ویسا اور لڑکی کو کسی نہ کسی بہانے کمتر ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پھر لڑکے اور لڑکی کے تعلقات ہیں میاں بیوی کے تعلقات ہیں ان میں بھی لڑکے والوں کی مداخلت ہوتی ہے۔ لڑکیوں کو یہ بھی شکوہ ہے کہ لڑکے اپنی ذمہ داری شادی کی پوری نہیں کرتے۔ احساس ذمہ داری نہیں ہے۔ بہرحال شکووں کا یہ سلسلہ چلتا ہے اور دونوں طرف سے چلتا چلا جاتا ہے۔

اگر ایک فقرے میں ان مختلف عمروں کے عائلی مسائل کی وجہ بیان کی جائے تو یہ ہے کہ دین سے دوری ہے دینی تعلیمات سے لاعلمی ہے اور عدم دلچسپی ہے اور دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔ پس اگر ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو دینی تعلیم کی روشنی میں کرنا ہوگا۔ ایک طرف ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں احادیث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہم مسلمان ہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا جنہوں نے ہم سے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔ یہ عہد ہم مختلف مواقع پر دہراتے ہیں لیکن جب اس پر عمل کا وقت آئے تو بھول جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر تو اچھے بھلے بظاہر دین کی خدمت کرنے والے اسے بھول رہے ہوتے ہیں حالانکہ شادی بیاہ اور رشتے کے لئے تو خاص ہدایت ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو رشتہ کی تلاش کے وقت ترجیحی بنیاد پر اپنے سامنے رکھنے کے لئے آپ نے فرمائی جس کی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار وجوہات کی بناء پر شادی کی جاتی ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اس کے حسب ونسب کی وجہ سے خاندان کی وجہ سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تم دیندار عورت کا انتخاب کرو خدا تمہارا بھلا کرے۔ اگر اس بات کو لڑکے بھی اور لڑکے کے گھر والے بھی سامنے رکھنے لگ جائیں تو لڑکیاں اور لڑکی کے گھر والے اپنی ترجیح جو ہے وہ دین کر لیں گے اور جب دین ترجیح ہوگی تو بہت سے شکوے اور تحفظات جو لڑکی اور لڑکے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں وہ دور ہو جائیں گے اور جو لڑکا دیندار لڑکی کی تلاش میں ہوگا اور دین مقدم کر رہا ہوگا اس کو اپنا عمل بھی دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنا پڑے گا۔ اور جو دینی تعلیم پر عمل کر رہا ہوگا اس کے گھر میں بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر فتنہ اور فساد نہیں پیدا ہو رہا ہوگا اور نہ ہی لڑکے کے گھر والے لڑکی کے لئے مشکلات پیدا کرنے والے ہوں گے۔

پھر اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ رشتوں سے پہلے استخارہ کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ کے لئے خیر طلب کرو یا پھر یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر نہیں ہے اس رشتے میں تو اس میں روک پیدا فرما دے۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک موقع پر بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سکھ کا موجب ہوگا۔ فرمایا کہ سب سے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ نکاح کی غرض ذات الدین ہے یعنی دین کو تلاش کرنا ہے کرو۔ حسن وجمال کی فریفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ نسب اس کے محرکات نہ ہوں۔ پہلے نیت نیک ہو پھر اس کا دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو۔ پس اللہ تعالیٰ سے رشتے سے پہلے یہ دعا کرے کہ اگر اس میں میرے لئے تسکین ہے اور خیر ہے تو یہ رشتہ ہو جائے اور شادی ہو جائے تو پھر شادی شدہ زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب گزرتی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ شادی کے بعد بھی شیطان حملے کرتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے کہ شادی ہمیشہ سکون اور محبت اور پیار سے گزرے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مزید استخارے کی اہمیت بتائی ہے ایک موقع پر اس کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

بڑے بڑے کاموں میں سے نکاح بھی ایک کام ہے۔ ہم انجام سے بے خبر ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے اس لئے اول خوب استخارہ کرو اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہو۔ آپ خطبہ نکاح پر پڑھی جانے والی آیات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ان میں یہ نصیحت ہے کہ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے رحمی رشتوں کا خیال رکھو قول سدید سے کام لو۔ یہ جائزہ لو کہ تم اپنے کل کے لئے کیا آگے بھیج رہے ہو۔ اگر تم نے زندگی کی کامیابیاں دیکھنی ہیں تو تقویٰ بہت ضروری ہے۔ پھر نکاح کی مبارکباد کے موقع پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سکھائی کہ بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينك ما في الخير۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے۔ پس ہر موقع پر خیر اور برکتوں کی دعا کی جاتی ہے تو پھر رشتے بابرکت بھی ہوتے ہیں۔ بعض لوگ پاکستانی اور ہندوستانی ماحول کے زیر اثر ابھی تک خاندان برادری اور قوم کے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ جب رشتے آئیں تو دعا کرو۔ دعا کرو اور استخارہ کرو۔ دین کو ترجیح دو۔ تو بجائے اس کے کہ دعا کریں دین کو ترجیح دیں۔ برادری اور قوم ان کے مدنظر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ دین میں قوموں کا کچھ لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ پس یہ بنیادی اصول ہے کہ تقویٰ دیکھو۔ باقی سب باتیں بدعات ہیں۔ ہاں کفو دیکھنے کا ارشاد ہے اس لئے کفو دیکھنا چاہئے اور ضرور دیکھنا چاہئے لیکن اس میں بھی سختی نہیں ہونی چاہئے۔

بعض لوگوں کو اپنے خاندانوں پر بڑا زعم ہوتا ہے ایسے ہی ایک شخص کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک دفعہ خوب پکڑا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہوں میری بیٹی کی شادی ہے آپ اس موقع پر میری کچھ مدد کریں۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری بیٹی کی شادی کے لئے وہ سارا

سامان تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک سے بھی بڑی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض دفعہ لڑکیوں کو یہ طعنے بھی ملتے ہیں کہ جہیز تھوڑا ہے ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف دیتے ہیں اور اسی طرح لڑکی والوں کے لئے بھی کہ جہیز حسب توفیق دیں۔ جتنی توفیق ہے ضرور دینا چاہئے لیکن بلاوجہ اپنے پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ استخاروں سے پہلے جہاں رشتے کی خواہش ہو اس لڑکی کو دیکھنا بھی چاہئے اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت کو شادی کا پیغام بھجوایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے کہا۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ چیز ہوتی ہے۔ پس لڑکی کو دیکھنا اس میں کوئی حرج نہیں لیکن بعض لڑکے والے اپنے تکبر کی وجہ سے لڑکیوں کے گھروں میں اپنے بیٹوں کے ساتھ جاتے ہیں کہ رشتہ دیکھنے آئے ہیں لیکن تکبر کی وجہ سے وہاں جا کر ان کی باتیں عجیب و غریب قسم کی ہو رہی ہوتی ہیں باوجود اس کے کہ پہلے تصویر بھی دیکھ چکے ہوتے ہیں کوائف کا تبادلہ بھی ہو چکا ہوتا ہے لیکن پھر بھی لٹکاتے ہیں اور دنیاوی لحاظ سے اگر کوئی بہتر رشتہ ان کو مل جائے اس عرصہ میں تو پہلے رشتہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔

شادی کی غرض جو ہمیں دین بتاتا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف نہ پہنچے اور نہ ہی لڑکے والوں کی طرف سے تکبر یا جذبات سے کھیلنے کے واقعات ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام شادی کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو اور پھر جب شادی ہو جائے صالح اولاد کیلئے دعا کرو جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے۔ **محصنین غیر مسافحین**۔ یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ اور محصنین کے الفاظ میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں اور اسی غرض کے لئے کرنی چاہئے وہ کیا ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری دوسری حفظ صحت تیسری اولاد۔ پس اگر یہ باتیں پیش نظر رہیں تو رشتے طے کرتے وقت مسائل نہ ہوں اور دنیاداری دیکھنے کی بجائے انسان پہلے دین دیکھے پھر ان باتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے شادی کرے۔

بعض گھروں میں اس لئے فساد اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے کہ لڑکی بیاہ کر جب رخصت ہوتی ہے تو خاوند کے پاس علیحدہ گھر نہیں ہوتا اور وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے۔ اس میں بعض حالات میں تو مجبوری ہوتی ہے کہ لڑکے کی اتنی آمد نہیں ہے کہ وہ علیحدہ گھر لے سکے یا لڑکا ابھی پڑھ رہا ہے تو مجبوری ہے اور لڑکی کو بھی پتا ہونا چاہئے کہ لڑکے کی آمد یا مجبوری کی وجہ سے علیحدہ گھر لینا مشکل ہے اور کچھ عرصہ وہ سسرال میں گزارہ کرے۔ لیکن بعض لڑکے اپنی غیر ذمہ دارانہ طبیعت یا ماں باپ کے کہنے پر ان کے دباؤ پر ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں حالانکہ علیحدہ گھر لے سکتے ہیں۔ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآٮِٕكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ یعنی اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لولے لنگڑے پر حرج ہے نہ مریض پر نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے ماں باپ اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے خوبصورت انداز میں اس کی وضاحت فرمائی ہے فرمایا کہ ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھر میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ دیکھو اس آیت میں ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں۔ ماں کا گھر الگ اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔ جب الگ الگ گھر ہوں گے تبھی تو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ پس سوائے کسی مجبوری کے گھر الگ ہونے چاہئیں۔ گھروں کی علیحدگی سے جہاں ساس بہو اور نند بھابھی کے مسائل ختم ہوں گے وہاں لڑکے اور لڑکی کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ۚ فَاِنۡ كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔـا وَّيَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ خَيۡرًا كَثِيۡرًا اور ان سے نیک سلوک سے زندگی بسر کرو۔ **فان کرھتموھن** (اگر تم انہیں ناپسند کرو) **فعسیٰ ان تکرھوا شیءا**۔ تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عزیزو! تم دیکھو اگر تم کو اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہو تو تم اس کے ساتھ عمدہ سلوک ہی کرو۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم اس میں عمدگی اور خوبی ڈال دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات حقیقت میں عمدہ ہو اور تم کو بری معلوم ہوتی ہو۔ پس جو خاوند جلد بازی کرتے ہیں بیویوں کو چھوڑنے میں یا حسن سلوک نہیں کرتے یا عورتوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے یا عورتوں کی بعض باتوں پر برا منا کر ان کے ساتھ غلط رویے رکھتے ہیں۔ یہ نصیحت ہے ان کے لئے کہ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

پھر مردوں کی دوسری شادی یا دوسری شادی کی خواہش کی وجہ سے بہت سے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ گھروں میں لڑائی جھگڑا پڑا ہوا ہے۔ مردوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر دوسری شادی کی اسلام میں اجازت ہے تو بعض شرائط اور جائز ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں تفصیلی ہدایت فرمائی ہے۔ اسے سامنے رکھنا چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ خدا کا اصل منشاء یہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقویٰ کی تکمیل کے لئے اگر ضرورت حقہ پیش آوے تو اور بیوی کر لو۔ دوسری شادی کرنا بھی تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ پس یہ شادی جائز ہے اور یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے ان سب کو جو دوسری شادیاں کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ شادی تقویٰ کی بنیاد پر ہے یا نفسانی جذبات کی وجہ سے۔

پھر آپ نے فرمایا پس جاننا چاہئے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ بیویاں کرتا ہے وہ مغز اسلام سے دور رہتا ہے۔ ہر ایک دن جو چڑھتا ہے اور رات جو آتی ہے اگر وہ تلخی سے زندگی بسر نہیں کرتا اور روتا کم یا بالکل ہی نہیں روتا اور ہنستا زیادہ ہے تو یاد رہے کہ وہ ہلاکت کا نشانہ ہے۔

پھر آپ نے عورتوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ اگر مرد جائز ضرورت سے شادی کرنا چاہے تو پھر شور نہیں مچانا چاہئے لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ تمہیں حق ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکل تمہارے پر نہ لائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس زمانے میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں وہ تعدد نکاح کے مسئلے کو نہایت بری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے یا عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہو جاوے اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے انہی امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے راہ کھلی رکھی ہے اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالیں جو طلاق کے قائمقام ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو مردوں کو عورتوں کو عقل اور توفیق دے کہ وہ اپنے عائلی مسائل اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق حل کرنے والے ہوں اور دنیاوی خواہشات کے بجائے دین مقدم ہو۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ ہمیشہ پیش نظر ہو۔ اسی طرح نئے رشتوں کے مسائل بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے بہت سارے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ توفیق دے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے کہ شادی بیاہ صرف دنیاوی اغراض کے لئے یا دنیاوی اغراض کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کو مقدم کرتے ہوئے آئندہ نسلوں کو دین کی راہوں پر چلنے والا بنانے کے لئے ہوں اور نیک نسلیں پیدا کرنے کے لئے ہوں تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ ہوں اور اسلام کی خدمت کرنیوالی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی فضلوں کی پھر اس طرح وارث بنیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم محمد نواز مؤمن صاحب واقف زندگی اور مکرم سید رفیق احمد سفیر صاحب صدر جماعت سربٹن کے نماز جنازہ حاضر اور حضرت مصلح موعودؓ کے پوتے مکرم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب اور مکرم امین اللہ خان صاحب سالک سابق مشنری یو ایس اے کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور کوائف بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 3 March 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB